بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd S. No 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

منگل ۲۳ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۴ ظہور ۱۳۳۲ھش ۴ اگست ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۰۷

میرے لئے کشمیر کے مسلمانوں کو یہ یقین دلانا مشکل ہو گیا ہے

کہ ریاست کا ہندوستان سے الحاق ان کے لئے مفید ہے

سری نگر۔ ۲ اگست مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے تسلیم کیا ہے کہ ان کے لئے ریاست کی مسلمان آبادی کو یہ یقین دلانا مشکل ہو گیا ہے کہ ان کے لئے ہندوستان سے الحاق مفید ہے انہوں نے سرینگر میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پرجا پریشد نے ہندوستان سے مکمل الحاق کی جو ایجی ٹیشن شروع کی ہے۔ اس سے ریاست کے باشندوں میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ریاست کا ہندوستان یا پاکستان سے فوری الحاق کرنے کے خلاف ہوں شیخ عبداللہ نے کہا کہ ریاست کی ہندوستان میں جزوی شمولیت ۱۹۴۷ء کے حالات کی وجہ سے مجبوری کی بناء پر ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان سے الحاق اس وقت قطعی ہو گا جب آزادانہ رائے شماری کے ذریعہ باشندگان کشمیر الحاق کی توثیق کر دیں گے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ناصر آباد ۳۱ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پاؤں میں درد ہے اور نزلہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحق صاحب کی علالت تشویشناک دور میں سے گزر رہی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

اورینٹ ایرویز کا ایک طیارہ خلیج فارس کے ساحل پر گر کر تباہ ہو گیا

طیارہ میں ۴۱ عازمین حج سوار تھے ۱۲ زخمی ہوئے۔ کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا

کراچی ۳ اگست اورینٹ ایرویز کا ایک طیارہ جس میں ۴۱ عازمین حج سوار تھے۔ آج صبح خلیج فارس کے ساحل پر شیرجاہ کے ہوائی اڈے کے قریب گر پڑا۔ یہ ہوائی جہاز رات کراچی سے روانہ ہوا تھا۔ تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اس حادثہ میں کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا۔ ہوائی جہاز کے عملہ کے ۴ آدمی اور ۸ عازمین حج زخمی ہوئے ہیں ان میں ۷ آدمی شدید زخمی ہوئے ہیں جنہیں ایک خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ طبی امداد کے لئے بحرین روانہ کر دیا گیا۔ باقی ۵ آدمیوں کو شیرجاہ میں ہی طبی امداد دی جا رہی ہے۔ کراچی سے بھی ایک امدادی ہوائی جہاز روانہ ہو گیا۔ اکیس عازمین حج میں سے سات مغربی پاکستان کے تھے۔ اور چودہ مشرقی پاکستان کے مغربی پاکستان کے مندرجہ ذیل آدمی ہوائی جہاز میں تھے۔ شیخ دوست محمد۔ مسماۃ الٰہی نور فاطمہ بی بی۔ عبدالغنی۔ محمد۔ احمد۔ مسماۃ فاطمہ بی بی اہلیہ رحیم بخش۔ مشرقی پاکستان کے عازمین حج کے نام یہ ہیں۔ مولوی ممتاز الحق۔ صمد علی۔ بابر علی سردار۔ عبدالرؤف۔ محمد عبدالعزیز۔ جعفر علی۔ محمد تمیز علی۔ مولوی محمد حسین۔ محمد سراج الاسلام۔ محمد اسحاق علی۔ میاں چند سردار عبدالحمید۔ نور محمد۔ محمد عبدالمبین۔

آئندہ سال کے لئے مشرقی بنگال کی غذائی ضروریات پوری کر دی گئیں

ڈھاکہ ۳ اگست۔ آئندہ سال کے لئے مشرقی بنگال کی جتنی غذائی ضروریات تھیں وہ پوری کر دی گئی ہیں۔ اور اس صوبہ کو جتنی خوراک کی ضرورت تھی۔ اس کا بیشتر حصہ وہاں پہنچ گیا ہے۔ کل ڈھاکہ میں اعلیٰ پیمانہ پر ایک غذائی کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت وزیر خوراک و صنعت خان عبدالقیوم خان نے کی۔ اس کانفرنس میں صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین۔ سول سپلائی کے صوبائی وزیر اور مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے افسران نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کے بعد ایک ترجمان نے بتایا کہ صوبہ نے مرکز سے ایک لاکھ ۲۵ ہزار ٹن چاول اور اسی ہزار ٹن گیہوں مانگا تھا۔ اس میں سے صرف ۵۴ ہزار ٹن چاول پہنچانا باقی ہے۔ جو تین ماہ کے اندر اندر پہنچ جائے گا۔ کانفرنس میں خان عبدالقیوم خان نے بتایا کہ مرکز نے صوبہ میں زیادہ اناج اگانے کی مہم کے سلسلہ میں خاصی رقم مخصوص کر دی ہے۔ آپ نے زور دیا کہ خوراک کی نقل و حرکت کے اخراجات کم کرنے چاہئیں تاکہ صوبہ کے لوگوں کو سستے داموں اناج مل سکے آپ نے بتایا کہ مرکز نے ۱۰ ہزار آٹھ سو ٹن شکر صوبائی حکومت کی درخواست پر مشرقی بنگال بھیج دیا۔ حالانکہ دراصل یہ شکر مغربی پاکستان جا رہی تھی۔

ایک اور کانفرنس میں جو سوت کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی تھی خان عبدالقیوم خان نے یقین دلایا کہ اس مہینے میں صوبہ کو جتنے سوت کی ضرورت ہو گی وہ پوری کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا۔ کہ صوبہ کو اپنی صنعتی ترقی کے لئے ہر ماہ آٹھ ہزار دو سو گانٹھوں کی ضرورت ہو گی۔ جن میں سے پانچ ہزار گانٹھیں مغربی پاکستان سے آئیں گی۔ ۵۰۰ گانٹھیں صوبہ کے کارخانے خود تیار کریں گے اور دو ہزار سات سو گانٹھیں جاپان سے درآمد کی جائیں گی۔ آپ نے کہا کہ مرکز مشرقی پاکستان کے لئے سالانہ بیس لاکھ روپیہ کا سوت منگوانے کے لئے درآمدی لائسنس جاری کر چکا ہے۔

خان عبدالقیوم خان نے بتایا کہ مرکز نے صوبہ کے لئے تین لاکھ تکلے رکھے ہوئے ہیں ان میں سے ۳ لاکھ ۱۱ ہزار تکلے صوبائی حکومت کی سفارش پر الاٹ کر چکا ہے۔ اور باقی نوے ہزار تکلے بھی صوبائی حکومت کی سفارش پر الاٹ کرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔

آٹھویں فوج کے کمانڈر کا اعلان

سیئول ۳ اگست۔ امریکہ کی آٹھویں فوج کے کمانڈر جنرل ٹیلر نے کہا ہے کہ عارضی صلح کے دوران میں جنوبی کوریا کی فوج کی متوازی توسیع کا کام برابر جاری رہے گا۔

ریڈ کراس کی یونٹیں جنوبی و شمالی کوریا کے کیمپوں کا معائنہ کر سکیں گی

پن من جوم ۲ اگست۔ کوریا میں جنگی قیدیوں کی نگرانی کرنے والے کمیشن کی مقررہ کردہ کمیٹی نے مشترکہ طور پر اس امر کا فیصلہ کر لیا کہ ریڈ کراس کی یونٹوں کو جنگی قیدیوں کے تمام کیمپوں کا خواہ وہ جنوبی کوریا میں ہوں یا شمالی کوریا میں دورہ کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ کل اقوام متحدہ کی کمان نے کمیونسٹوں کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا تھا کہ ریڈ کراس کی یونٹوں کے دورہ کو صرف کیسانگ تک محدود کر دیا جائے۔

مجلس کو توڑنے کے متعلق استصواب

پہلے روز صرف ایران میں ہو گا

تہران ۳ اگست۔ ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے فیصلہ کیا ہے کہ ایرانی مجلس کو توڑ کر لئے آج رائے شماری کی جا رہی ہے۔ سب سے پہلے روز صرف تہران تک محدود رکھا جائے۔ ڈاکٹر مصدق نے یہ فیصلہ گڑبڑ سے بچنے کے لئے کیا ہے اگر تہران میں رائے شماری کامیاب رہی۔ تو ہفتہ بھر کے روز سے باقی ملک میں بھی رائے شماری کی جائے گی۔ کل سارا دن اور ساری رات ڈاکٹر مصدق کے حامی دارالحکومت کے بازاروں اور گلیوں میں گشت لگاتے رہے۔ وہ گاڑیوں میں گھوم رہے تھے۔ اور لوگوں کو یہ تلقین کر رہے تھے کہ وہ رائے شماری کو کامیاب بنائیں۔

مشرقی جرمنی میں مظاہرے پھر شروع ہو گئے

برلن ۳ اگست۔ مشرقی جرمنی میں مغربی برلن جانے پر پابندیاں لگانے کی وجہ سے پھر مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ مشرقی جرمنی کی پولیس نے مغربی برلن جانے والی سڑکوں اور ریلوں کی ناکہ بندی شروع کر دی ہے۔ یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے تاکہ مشرقی جرمنی کے لوگوں کو خوراک لینے کے لئے مغربی برلن جانے سے روکا جائے۔ کل مظاہرین نے مشرقی جرمنی میں سرکاری عمارتوں کو آگ لگا دی جس پر ان کی پولیس سے جھڑپ ہو گئی۔ پوٹسڈام میں ہزاروں مظاہرین پر پولیس نے گولی چلا دی۔ اس کے علاوہ مشرقی جرمنی کے اور شہروں میں بھی فسادات ہو رہے ہیں۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میکلوڈ لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۳ ظہور ۱۳۳۲ھش

اشتراکی نظام کی بنیادی کمزوری

نائب وزیر اعظم مشرقی جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ

مشرقی جرمنی کے لوگ سوشلسٹ نظام پر چلنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس لئے ان پر یہ نظام زبردستی ٹھونسنے کی کوشش نہیں کی جائے گی

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ

"یہ کمیونسٹ پارٹی کی غلطی تھی کہ سویٹ نظام حکومت کو مشرقی جرمنی پر ٹھونسنے کی کوشش کی گئی۔ حالانکہ روس اور مشرقی جرمنی کے حالات میں بڑا فرق ہے۔ اس غلط اقدام کی وجہ سے اب نیا طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہوئی ہے"

اس اعلان سے جہاں یہ واضح ہوتا ہے کہ در اصل روس خود بھی اس سوشلسٹ نظام کی پابندی شروع ہی سے نہیں کر سکا۔ جو مارکس اور اس کے دوست انجلز کی ایجاد ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خود روس بھی اب محسوس کر رہا ہے۔ کہ سوشلسٹ اصولوں کو جس طرح وہ دنیا میں پیش کرکے کم از کم مشرقی ممالک کو محکوم و معتقد کرنے کے پروگرام پر عمل پیرا تھا۔ وہ پروگرام کچھ مفید ثابت نہیں ہوا۔ بلکہ اس سے بجائے دوسرے پسماندہ مشرقی ممالک پر قابض ہونے کے وہ بڑی بڑی جمہوری حکومتوں سے ٹکرا گیا ہے۔ اب اس کو معلوم ہو گیا ہے کہ اشتراکیت باوجود دنیا کے مزدوروں کے لئے اپنی مادی دلآویزیوں کے چند ایسی بنیادی کمزوریاں رکھتی ہے۔ جو فطرت انسانی کو اپیل نہیں کر سکتی۔

چونکہ اشتراکیت کی بنیاد زندگی کے خالص مادی نظریہ پر رکھی گئی ہے۔ جو انسان کی پوری زندگی پر حاوی نہیں اسلئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس کے موجودہ برسر اقتدار لیڈر اشتراکیت کی اس بنیادی کمزوری کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ اور جان گئے ہیں کہ مزدور ابھی خواہ موجودہ سائنسی دنیا کے ماحول میں زیادہ تر مادہ پرستی کی طرف مائل ہیں۔ مگر آج بھی انسان کی حقیقی فطرت کو محض طاقت سے دبایا نہیں جاسکتا

جن بڑے بڑے اشتراکی لیڈروں کو پچھلے دنوں ان کے تخت اقتدار سے نیچے گرایا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام شائد ایسے لوگ ہیں، جو خواہ پالیسی کے نقطۂ نظر سے یا کسی اور وجہ سے بظاہر سوشل نظام کے حامی ہیں۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ موجودہ روسی برسر اقتدار لیڈر روسی نظام میں بعض بڑی بڑی تبدیلیاں کرنا چاہتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ جمہوری اصولوں کے نزدیک آنا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان لیڈروں کے خیال میں اشتراکی اصولوں کا تجربہ جیسا کچھ بھی روس میں اب تک کیا گیا ہے ناکام ہو چکا ہے۔

مشرقی جرمنی کے نائب وزیر اعظم کا یہ اعلان کہ مشرقی جرمنی پر سوشل نظام نہیں ٹھونسا جائے گا۔ کیونکہ روس اور مشرقی جرمنی کے حالات مختلف ہیں صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ نہ صرف مشرقی جرمنی کے مزدوروں کی حالیہ بغاوت کا نتیجہ ہے۔ بلکہ روس کے اندر بھی یہ آگ اندر ہی اندر سلگ رہی ہے۔ اور جو بظاہر سوشل نظام وہاں نافذ بھی کیا گیا ہے وہ بجائے پرولتاریہ کے لئے عیش و آرام کی جنت ہونے کے محض ایک جبری شکنجہ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ جس میں انسانی روح کو جکڑ دینے کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکی۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کے بنائے ہوئے محدود نظام جن میں تمام انسانی فطرت کو محفوظ رکھنا ممکن نہیں۔ اور محض انسان کے محدود ذہن کی پیداوار ہوتے ہیں۔ ایک قدرتی طور پر نشوونما پانے والے نظام حکومت سے زیادہ ناپائیدار ہوتے ہیں۔ جو کچھ مدت کے لئے جبر و اکراہ سے ٹھونسے تو جاسکتے ہیں۔ مگر دیرپا نہیں ہوتے۔ کیونکہ لازماً ایسے نظاموں میں لچک نہیں رہتی۔ اور آزادی ضمیر کا تو بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ نظام جس کے پیچھے محض اکراہی تحکم ہو بہر حال اس نظام سے زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ جو عام لوگوں کو قانون کی عقلی بنیادوں پر بحث کرنے اور ترامیم وغیرہ پیش کرنے اور انہیں اگر مفید ہوں قبول کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس لئے اگرچہ مغربی اور مادی جمہوریت میں بھی بعض دیگر بنیادی برائیاں ہیں۔ مگر وہ کلیاتی نظام سے جس کا ڈھانچہ ڈکٹیٹرشپ کے تحکم سے تیار ہوتا ہے۔ جہاں تک دنیاوی نظاموں کا تعلق ہے بہتر نظام ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جن مذاہب کا انحصار ڈاگمہ پر ہوتا ہے۔ اور جس میں عقل کی دخل اندازی بالکل ممنوع قرار دی جاتی ہے۔ ایسے مذاہب صرف بے روح رسوم کا ڈھانچہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آوردہ شریعت کو یہودی علماء نے رفتہ رفتہ ایک ایسا ہی بے جان ڈھانچہ بنا دیا تھا۔ اور دین محض چند مذہبی رسومات کا پابند ہی کر رہ گیا تھا۔ جس میں فریسیوں نے اپنے مفاد کے پیش نظر بہت سی ایسی رسومات داخل کر دیں کہ جن کا بجا لانا انسانی فطرت میں احتجاج کی روح پیدا کرتا تھا

مذہبی رسومات کے اسی طلسمات کو توڑنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے اور انہوں نے شریعت کی صورت کی بجائے روح پر زور دیا۔ مگر آپ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد آپ کے پیرو دوسری انتہا پر جا پہنچے۔ اور شریعت کو لعنت قرار دینے لگے مگر ساتھ ہی ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کی کچھ اصل اور کچھ مفروضہ باتوں کو لے کر پادریوں نے خود ایک نئے سلسلہ رسومات کی بنیاد رکھ دی۔ اور چند ہی صدیوں کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کی روح عیسائیوں میں بھی ختم ہو گئی۔ اور عیسائیت بھی یہودیت کی طرح محض رسومات کا تانا بانا بن گیا۔ اور حقیقی دین ختم ہو گیا۔

عیسائی پادریوں نے رفتہ رفتہ بہت سی ایسی باتیں ایجاد کر لیں۔ جو دین کے سخت منافی تھیں مثلاً رہبانیت جو انہوں نے قدیم رومی مذاہب سے لی تھی۔ اور اسکو اتنا فروغ دیا گیا کہ عیسائیت اور رہبانیت مترادف الفاظ بن گئے۔

قرآن کریم نے شریعت کے ظاہر اور باطن دونوں پر کماحقہ زور دیا ہے۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اگرچہ مسلمانوں میں بھی انتہا پسندی کا مرض پھیل گیا ہے۔ مگر قرآن کریم کی غیر مبدل تعلیم اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ مجددین کی طفیل خشک ملاازم اور صوفیزم کے دو گونہ طوفانوں کے درمیان اسلام کی معتدل رو بھی بہتی چلی آئی۔

اسلام کی عبادات اور اصول ایسے ہیں۔ کہ جن کو محض تحکم سے ٹھونسنے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر حکم کی عقلی وجوہات بھی بتائی گئی ہیں۔ اسلئے اگر قرآن و سنت کی صحیح تعلیم پر پورا پورا عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو دونوں طرف کی انتہا پسندی کو مسلمانوں کے معاشرہ سے مٹایا جاسکتا ہے۔ اور ہمیں یہ توقع ہے کہ پاکستان صحیح اسلامی تعلیم پھیلانے میں دوسرے اسلامی ممالک سے پیچھے نہیں رہے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ صحیح اسلام ہی مادہ پرست جمہوریت اور اسکے مادہ پرست حریف اشتراکیت دونوں سے بہتر نظام پیش کرتا ہے۔ اگرچہ افسوس ہے کہ آج جو لوگ بظاہر اسلامی قانون کے نفاذ کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ وہ اسلامی نظام کا نہایت ہی محدود تصور رکھتے ہیں۔ جو ان کے اپنے ذہنوں کی پیداوار ہے۔ ان کے دل و دماغ ان چیزوں سے اٹے ہوئے ہیں جو امتداد زمانہ کے ساتھ بعض سیاسی اور معاشرتی حالات کی وجہ سے فقہا نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اس وقت کے موجودہ مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم اور سنت اللہ پر غور کرکے نکالیں۔ اور یا پھر وہ مغربی لادینی تحریکوں کے اصولوں کو اسلام میں گھسیڑنا چاہتے ہیں اور اکثر بنیادی غلطی یہ کرتے ہیں کہ ان کے خیال میں اسلامی قانون انسانی دماغ کے ایجاد کردہ لادینی محدود نظاموں کی طرح صرف مادی قوت کے بل پر نافذ کیا جاسکتا ہے۔ ظاہر ہے۔ یہ وہی غلطی ہے جس کا احساس اب روسی اشتراکی لیڈروں کو ہو رہا ہے۔ اور جس سے وہ اب نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں

الغرض خواہ وہ دینی نظام ہو یا دنیاوی محض قوت کے بل پر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد انسانی فطرت اس کے خلاف چیخ اٹھتی ہے۔ اور وہ خطرناک انقلابات برپا ہوتے ہیں۔ جو انجام کار انسانیت کے لئے باعث تباہی ثابت ہوتے ہیں ؎

— رسید بکیں —

مجلس خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کے فراہم کرنے کے لئے رسید بکیں تیار ہیں۔ اس لئے جملہ مجالس کو بذریعہ اعلان اطلاع دی جاتی ہے کہ جس جس مجلس کو رسید بکوں کی ضرورت ہو وہ پہلی ختم شدہ رسید بکوں کی پشت پر آمد و خرچ کی تفصیل لکھ کر مرکز میں بھجوا دیں تا مرکز سے نئی رسید بکیں جاری کی جاسکیں۔ ختم شدہ رسید بکوں کو دوبارہ استعمال نہ کیا جائے۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قرآن مجید کے حقائق و معارف

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ درس القرآن کے مختصر نوٹ

(منقول از ماہنامہ الفرقان جولائی ۱۹۵۳ء)

(۳)

(۴) وجعلنی مبارکاً اینما کنت

حضرت مسیح کی گفتگو میں چوتھی بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر جگہ برکت بخشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت مُبارِکؔ (برکت دینے والا) ہے۔ اور انسان مُبارَکؔ (برکت پانے والا) ہوتا ہے۔ کسی کا مبارک ہونا اس کے انسان ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ پس حضرت مسیحؑ کے اپنے آپ کو مبارک قرار دینے کے معنے یہ ہیں۔ کہ مسیحؑ انسان ہیں۔ خدا نہیں ہیں۔ حضرت مسیحؑ کے مبارک ہونے کا ثبوت اناجیل کے حسب ذیل حوالہ جات سے ثابت ہے۔

(۱) "پھر اس نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں۔ اور آسمان کی طرف دیکھ کر برکت چاہی۔ اور روٹیاں توڑ کر شاگردوں کو دیتا گیا۔ کہ ان کے آگے رکھیں۔ اور وہ دو مچھلیاں بھی ان سب میں بانٹ دیں۔ پس وہ سب کھا کر سیر ہو گئے۔" (مرقس ۶ / ۴۱-۴۲)

(۲) "ان کے پاس تھوڑی سی مچھلیاں تھیں۔ اس نے ان پر برکت چاہ کر کہا۔ کہ یہ بھی ان کے آگے رکھ دو۔ پس وہ کھا کر سیر ہوئے۔ اور بچے ہوئے ٹکڑوں کے سات ٹوکرے اٹھائے۔ اور لوگ چار ہزار کے قریب تھے۔" (مرقس ۸ / ۷-۹)

(۳) "جس نے مجھے بھیجا۔ وہ میرے ساتھ ہے اس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ کیونکہ میں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں جو اسے پسند آتے ہیں۔" (یوحنا ۸ / ۲۹)

(۴) مسیحؑ کے مبارک ہونے کے لئے متی ۲۶ / ۲۶ (لوقا ۱ / ۴۱-۴۲) (لوقا ۱۱ / ۲۷) بھی ملاحظہ ہو۔

اناجیل کے ان حوالہ جات سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ پیدائش سے لے کر آخری دم تک اللہ تعالیٰ سے برکت چاہتے رہے۔ اور اپنی پاکیزگی کے باعث اللہ تعالیٰ سے برکت پاتے رہے۔ پس وہ مبارک تھے۔ اور قرآن مجید نے وجعلنی مُبارَکاً میں یہی اعلان کیا ہے۔

(۵) واوصانی بالصلوٰۃ

اللہ تعالیٰ نے تاکیدی طور پر نماز پڑھنے اور مستقل طور پر اسے جاری رکھنے کا حکم دیا ہے۔ وصیت تاکیدی حکم کو کہتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ کی گفتگو کا یہ پانچواں حصہ ہے۔ اس کا ثبوت بھی انجیل میں موجود ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات کو اس کا ثبوت ملتا ہے۔

(۱) "جب وہ تنہائی میں دعا مانگ رہا تھا" (لوقا ۹ / ۱۸)

(۲) "پھر ایسا ہوا۔ کہ وہ کسی جگہ دعا مانگتا تھا جب مانگ چکا۔ تو اس کے شاگردوں میں سے ایک نے اس سے کہا۔ اے خداوند جیسا یوحنا نے اپنے شاگردوں کو دعا مانگنی سکھائی۔ تو بھی ہمیں سکھا۔ اس نے ان سے کہا۔ جب تم دعا مانگو تو کہو۔ اے باپ تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہت آئے۔ ہمارے روز کی روٹی ہر روز ہمیں دیا کر۔ اور ہمارے گناہوں کو معاف کر کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ہیں۔ اور ہمیں آزمائش میں نہ لا۔" (لوقا ۱۱ / ۱-۴)

نوٹ:۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے درس القرآن میں تفصیل سے اس انجیلی دعا اور قرآنی دعا سورۃ فاتحہ میں موازنہ فرمایا اور بتلایا۔ کہ انجیل کی یہ دعا قرآن مجید کی دعا کے مقابلہ میں ہر پہلو سے کمتر ہے۔ اور ان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہ موازنہ مفصل درس میں شائع ہوگا) مرتب

(۳) "وہ جنگلوں میں الگ جا کر دعا مانگا کرتا تھا۔" (لوقا ۵ / ۱۶)

(۴) "میں نے تیرے لئے (اے شمعون) دعا مانگی۔ کہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے۔" (لوقا ۲۲ / ۳۲)

(۵) "پھر وہ نکل کر اپنے دستور کے موافق زیتون کے پہاڑ کو گیا۔ اور شاگرد اس کے پیچھے ہو لئے۔ اور اس جگہ پہنچ کر اس نے ان سے کہا۔ دعا مانگو۔ کہ آزمائش میں نہ پڑو۔ اور وہ ان سے بمشکل الگ ہو کر کوئی پتھر کے ٹپے آگے بڑھا۔ اور گھٹنے ٹیک کر یوں دعا مانگنے لگا۔ کہ اے باپ اگر تو چاہے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے۔ تاہم میری مرضی نہیں۔ بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو۔ اور آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھائی دیا۔ وہ اسے تقویت دیتا تھا۔ پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دعا مانگنے لگا۔ اور اس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔" (لوقا ۲۲ / ۳۹-۴۴)

(۶) "لوگوں کو وہ رخصت کر کے علیحدہ دعا مانگنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور جب شام ہوئی۔ تو وہاں اکیلا تھا۔" (متی ۱۴ / ۲۳)

ان حوالہ جات اور ایسے ہی دیگر انجیلی حوالہ جات سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے اور اس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت مسیحؑ نے بدروحوں کے نکالنے کے سلسلہ میں اپنے حواریوں سے فرمایا تھا۔ کہ:۔

"یہ قسم[1] دعا کے سوا کسی اور طرح نہیں نکل سکتی" (مرقس ۹ / ۲۹)

پس خود حضرت مسیحؑ کے انجیلی بیانات سے اوصانی بالصلوٰۃ کا اعلان ثابت ہے۔ اور یہ امر حضرت مسیحؑ کو انسان ثابت کرتا ہے نہ کہ خدا۔

(۶) والزکوٰۃ۔ حضرت مسیحؑ کی گفتگو کا یہ چھٹا حصہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے۔ زکوٰۃ خدا کے لئے اپنے مال کے ایک حصہ کی ادائیگی کا نام ہے۔ جو غرباء میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیحؑ میں غرباء کو روٹی کھلانے کا جذبہ نہایت عمدہ طور پر موجود تھا۔ (متی ۱۵ / ۳۲) نیز مندرجہ ذیل حوالہ بھی مسیحؑ کے مامور بالزکوٰۃ ہونے کا اعلان ہے۔ لکھا ہے:۔

"پس ہمیں بتا کیا سمجھتا ہے قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہیں؟ یسوع نے ان کی شرارت جان کر کہا۔ اے ریاکارو! مجھے کیوں آزماتے ہو۔ جزیے کا سکہ مجھے دکھاؤ۔ وہ ایک دینار اس کے پاس لے آئے۔ اس نے ان سے کہا یہ صورت اور نام کس کا ہے۔ انہوں نے اس سے کہا قیصر کا۔ اس پر اس نے ان سے کہا۔ پس جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو۔" (متی ۲۲ / ۱۷-۲۱)

خدا کا حصہ ہی زکوٰۃ ہوتا ہے۔

(۷) برًّا بوالدتی۔ یہ حضرت مسیحؑ کے مکالمہ کا ساتواں حصہ ہے۔ قرآن مجید قرار دیتا ہے کہ حضرت مسیح اپنی والدہ ماجدہ سے حسن سلوک کرتے تھے اور ان کے تابع تھے۔ اناجیل میں یہ ذکر ضرور آتا ہے۔ کہ مسیحؑ نے اپنی والدہ سے بدسلوکی کی تھی۔ لیکن محرف انجیلوں میں یہ حوالہ بھی موجود ہے۔ کہ

"اس کی ماں نے اس سے کہا۔ بیٹا تو نے کیوں ہم سے ایسا کیا۔ دیکھ تیرا باپ اور میں کڑھتے ہوئے تجھے ڈھونڈتے تھے۔ اس نے ان سے کہا۔ تم مجھے کیوں ڈھونڈتے تھے کیا تم کو معلوم نہ تھا۔ کہ مجھے اپنے باپ کے ہاں ہونا ضرور ہے۔ مگر جو بات اس نے ان سے کہی۔ اسے وہ نہ سمجھے۔ اور وہ ان کے ساتھ روانہ ہو کر ناصرہ میں آیا۔ اور ان کے تابع رہا۔" (لوقا ۲ / ۴۸-۵۱)

[1] اس جگہ عربی انجیل کے الفاظ یہ ہیں۔ ھذا الجنس لا یمکن ان یخرج بشیءٍ الا بالصلوٰۃ والصوم۔

(۸) ولم یجعلنی جبّاراً شقیّاً

لفظ جبّار کے دو معنے ہوتے ہیں۔ اول ٹوٹے ہوئے کی اصلاح کرنے والا۔ دوم دوسرے کا حق مار کر اسے گرا کر آپ اونچا ہونے والا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ جبّار کا استعمال معنی اول میں ہوتا ہے۔ اور انسان کو جبّار دوسرے معنے میں کہا جاتا ہے۔ حضرت مسیحؑ نے کہا۔ کہ خدا نے مجھے جبّار نہیں بنایا۔ میں لوگوں کے حق مارنے والا نہیں ہوں۔ مسیحؑ کے جبّار نہ ہونے کا اعلان انجیل سے بھی ثابت ہے۔ لکھا ہے:

(۱) "میرا جوا اپنے اوپر اٹھا لو۔ اور مجھ سے سیکھو۔ کیونکہ میں حلیم ہوں۔ اور دل کا فروتن۔ تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔" (متی ۱۱ / ۲۹)

(۲) "صیہون کی بیٹی سے کہو۔ کہ دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔ وہ حلیم ہے اور گدھے پر سوار ہے۔" (متی ۲۱ / ۵ بحوالہ زکریا)

لفظ شقی عربی زبان میں سعید کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے۔ سعید کے معنے وہ انسان ہے۔ جو دوسری مددگار طاقت سے کامیاب ہو جائے۔ جسے کوئی اس کے مقصد کے حصول میں مدد دے۔ پس حضرت مسیحؑ کے شقی نہ ہونے کا مطلب یہ ہوا۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی نصرت سے مظفر و منصور ہوں گا۔ خدا تعالیٰ مجھے بے مدد نہ چھوڑے گا۔ حضرت مسیحؑ کا بیان انجیل یوحنا باب ۱۶ میں تفصیلاً موجود ہے۔ آخری فقرہ یہ ہے۔ "خاطر جمع رکھو۔ میں دنیا پر غالب آیا ہوں"۔ (یوحنا ۱۶ / ۳۳) حواریوں کو انہوں نے منادی کرنے کا حکم دیا۔ کہ:۔

"آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے" (متی ۱۰ / ۷)

پس حضرت مسیحؑ کے اس حصہ اعلان کا ثبوت بھی اناجیل میں موجود ہے۔ نامعلوم پھر کس بنا پر عیسائی پادری جز بز ہو رہے ہیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد مکرم ماسٹر خدا بخش صاحب آف کاپور حال حیدر آباد سندھ ایک عرصہ سے بعارضہ اسہال بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ یہ عاجز بھی ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ مختار احمد مالک فوٹو سروس کراچی۔

(۲) تاثیر احمدی صاحب ایک عرصہ سے بعارضہ انفلوانزا بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(۳) منشی احمد حسین صاحب سید کاتب المصلح کی ہمشیرہ لاہور میں بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ہجری شمسی تقویم

خلافت ثانیہ کا عظیم الشان کارنامہ

(محمد شفیع اشرف)

ادارہ "المصلح" کو بعض دوستوں کی طرف سے ایسے خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں انہوں نے ہجری شمسی تقویم اور خصوصاً اس کے مہینوں کے اسماء کی وجہ تسمیہ کے متعلق استفسارات کئے تھے۔ ان کی فرمائش کے مدنظر نہایت اختصار سے بعض ضروری امور درج ذیل ہیں۔

شمسی اور قمری حساب

آج کی دنیا میں دنوں اور سالوں کی گنتی کے لئے سورج اور چاند کی نسبت سے دو طریق رائج ہیں۔ ایک خاص دن سے سورج کے حساب سے مدت کا تعین کر لیا گیا ہے اور آئندہ بھی اس تسلسل میں سورج کے لحاظ سے ہی دنوں اور سالوں کی گنتی جاری ہوا سے شمسی حساب یا شمسی سن کہتے ہیں۔ اور دوسرا طریق جس میں چاند کی نسبت سے یہ حساب لگایا جاتا ہو۔ اسے قمری حساب یا قمری سن کہتے ہیں۔

ہمارے ملک میں دونوں قسم کے طریق رائج ہیں۔ عیسوی اور بکرمی سن وغیرہ شمسی حساب کی رو سے ہیں۔ اور ہجری سن قمری حساب کی رو سے۔ آج یہ بات حقیقتہً تسلیم کی جا چکی ہے۔ کہ شمسی حساب، قمری حساب کی نسبت صحت اور تکمیل کے لحاظ سے زیادہ مکمل اور جامع ہے۔ اور آج کی تمام دنیا قمری حساب کی بجائے شمسی حساب سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ سورج کے حساب کے مقابلہ پر چاند کا حساب اس قدر باقاعدہ اور واضح نہیں۔ اور اس کی موٹی مثال آپ کو ان غلطیوں میں مل سکے گی جو عموماً ہمیں عید وغیرہ کے دنوں کی تعیین میں لگ جاتی ہیں۔ بے شک قمری حساب کے بھی بہت سے فائدے ہیں۔ اور وہ بھی خدائی تقدیر کے ماتحت حکمت سے پُر ہے۔ اور خصوصاً اسلامی عبادات کے لئے تو اس کا وجود نہایت ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ماننا پڑے گا۔ کہ سورج کے حساب میں زیادہ افادیت اور کاملیت ہے۔

عیسوی شمسی سن

یہی وجہ ہے۔ کہ بے شک اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے واقعہ سے شروع کر کے قمری سن تو رائج ہے لیکن اس کے باوجود شمسی حساب کے لئے مجبوراً مسلمانوں کو بھی عیسوی سن ہی اختیار کرنا پڑا۔ اور آج عیسوی سن کے مقابلہ پر ہجری قمری سن کا خود مسلمانوں میں بھی اتنا رائج نہیں رہا۔ اور سوائے اس کے کہ وہ اس حساب سے رمضان یا عیدین وغیرہ کی تعیین کریں اور کوئی کام نہیں لیتے۔

عیسوی سن بھی دراصل عیسوی سن نہیں بلکہ یہ رومی سن تھا رومیوں نے اس کا آغاز کیا تھا۔ لیکن بعد میں عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے ۵۲۷ سال بعد صرف اس قدر تبدیلی کے ساتھ اسے اپنا لیا۔ کہ حضرت عیسیٰ سے قبل کے سالوں کے اعداد اس میں سے کم کر دیئے گئے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کو ابتدائی نقطہ تصور کر کے انہوں نے اس سن کو رائج کیا۔

اسلامی شمسی حساب کی ضرورت

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارے نزدیک اس کائنات کا اہم ترین واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ اگر کوئی مرکزی نقطہ ہو سکتا ہے جس کے ارد گرد ہمارے فکر و خیال اور قلب و دماغ گھومیں تو وہ صرف اور صرف حضور پُرنور ہی کی ذات بابرکات ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اگر ہمیں شمسی حساب سے ہی کوئی سن اختیار کرنا ہے۔ اور لازماً اختیار کرنا ہے۔ تو وہ بھی ہجری قمری حساب کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے وابستہ ہو۔ اور آپ ہی کی زندگی کے کسی واقعہ سے اس کا آغاز ہو۔ اور جب کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد سے اسلامی دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے شروع کر کے ہجری قمری سن کا حساب موجود ہے۔ اس مناسبت سے ہجری شمسی حساب کا اختیار کرنا بھی ہمارے لئے کوئی ناممکن امر نہ تھا۔

ہجری شمسی تقویم کا ڈھانچہ

۱۹۳۹ء کے اوائل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے چند ممتاز علماء پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی — جن کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ وہ ہجری شمسی تقویم کو مرتب کرنے کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام ضروری امور پر غور کر کے حضور کی خدمت میں رپورٹ کرے۔ چنانچہ اسی سال اس کمیٹی کے ایک رکن اور سلسلہ کے ایک جید عالم حضرت مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل نے اس تقویم کا ایک ڈھانچہ تیار کر کے کمیٹی کے سامنے پیش کیا۔ اور پھر کمیٹی نے اپنی رائے کے ساتھ شامل کر کے اسے حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور پھر تمام ضروری غور و خوض اور ترمیم و اصلاح کے بعد آخری منظوری اس کی حضور نے عطا فرمائی۔ چنانچہ ۱۹۴۰ء سے ہجری شمسی کیلنڈر باقاعدہ مرتب کر کے اسے شائع کر دیا گیا۔ ہجری شمسی حساب سے یہ سن ۱۳۱۹ ہش بنتا تھا۔

ہجری شمسی اور عیسوی تقویم میں مناسبت

ہجری شمسی تقویم کی ترتیب کے وقت عیسوی تقویم کو بھی پوری طرح ملحوظ رکھا گیا اور اس کی تمام غلطیوں اور خامیوں کو مدنظر رکھ کر ان دونوں حسابوں میں اس حد تک موافقت پیدا ہو گئی۔ کہ مروجہ عیسوی کیلنڈر کے کسی سال اور کسی مہینہ کے آغاز کے دن میں اب کوئی فرق نہیں۔ ہجری شمسی تقویم کے سال کی تقسیم بھی عیسوی کیلنڈر کی طرح بارہ مہینوں پر مشتمل ہے۔ لیپ کا سال بھی اسی طرح شمار کیا جاتا ہے۔ گویا جس دن عیسوی کیلنڈر کے لحاظ سے کسی مہینہ کی پہلی تاریخ ہو گی۔ اسی دن ہجری شمسی تقویم کے لحاظ سے بھی اس مہینہ کی پہلی تاریخ ہی ہو گی۔

ہجری شمسی تقویم کے مہینوں کے نام

ہجری شمسی تقویم میں مہینوں کی تعداد اور ان کے ایام کی تعداد بھی وہی ہے جو عیسوی تقویم میں ہے۔ لیکن چونکہ عیسوی تقویم کے بعض مہینوں کے نام اسلامی نقطہ نگاہ سے مشرکانہ بھی ہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ مہینوں کے نام بھی بدلے جاتے۔ اور وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی تاریخ کے اہم واقعات کو ملحوظ رکھ کر ان کی نسبت سے ہوتے۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو اسماء تجویز فرمائے ہیں۔ ذیل میں مع ان کی وجوہات کے درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ صلح (جنوری)۔ — صلح حدیبیہ کی یادگار کے طور پر اس مہینہ کا نام رکھا گیا۔

۲۔ تبلیغ (فروری)۔ — آنحضرت صلعم کے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط بھیجنے کی یادگار میں۔

۳۔ امان (مارچ)۔ — آنحضرت صلعم کے حجۃ الوداع کے موقعہ پر لوگوں کو امان دینے کے اعلان کی وجہ سے۔

۴۔ شہادت (اپریل)، اس مہینہ میں دشمنان اسلام کے ۷۰ کے قریب اکابر صحابہؓ کو دھوکہ سے بلا کر شہید کر دینے کی یادگار میں۔

۵۔ ہجرت (مئی)، — حضرت نبی کریم صلعم کے مدینہ منورہ میں ہجرت کرنے کی یادگار میں۔

۶۔ احسان (جون)، — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسیران قبیلہ حاتم طائی کو رہا کرنے کی یادگار میں۔

۷۔ وفا (جولائی)، غزوہ ذات الرقاع میں صحابہؓ کے صدق و وفا کا نمونہ دکھانے کی وجہ سے

۸۔ ظہور (اگست)، آنحضرت صلعم کے بیرون عرب کے لئے اشاعت اسلام کے ظہور یعنی غلبہ کی بنیاد رکھنے کی یادگار میں

۹۔ تبوک (ستمبر)، غزوہ تبوک کی یاد میں۔

۱۰۔ اخاء (اکتوبر)۔ مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت قائم کرنے کی یاد میں۔

۱۱۔ نبوت (نومبر)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصب نبوت عطا ہونے کی یادگار میں

(۱۲) فتح (دسمبر) فتح مکہ کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو عام کا اعلان کرنے کی یادگار میں

ذیل کے قطعہ میں ان تمام ناموں کو آسان طریق سے جمع کر دیا گیا ہے

صلح، تبلیغ، امان، چوتھا شہادت جانیو
ہجرت و احسان وفا اور آٹھواں ہے ظہور
بعد اس کے ہے تبوک اور نام دسویں کا اخاء
ہے نبوت گیارھواں اور فتح تکمیل شہور

ہمارا فرض

ہجری شمسی تقویم کی ترویج کے لئے ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی میں جماعت کو اس کے زیادہ سے زیادہ رواج دینے کی ہدایت فرمائی تھی۔ چنانچہ شروع شروع میں جماعت کے دفتروں میں اسی کی مطبوعات پر اور عام لوگوں کی خط و کتابت

میں بھی اس کا رواج رہا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے پھر اس کا استعمال کم ہونے لگا ہے۔ اور نئے آنے والے دوست شاید اس کی اہمیت سے واقف نہیں ہو سکے۔ حالانکہ خلافت ثانیہ کا یہ ایک بہت بڑا کارنامہ نہ صرف احمدیوں پر بلکہ جمیع مسلمانوں پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ اور ضرورت تھی۔ کہ اس کی ہر موقع پر اشاعت کی جاتی۔ جبکہ ہر لحاظ سے یہ جامع بھی ہے۔ اور اس میں عیسوی کیلنڈر کے مقابلہ پر کوئی نقص اور دقت بھی نہیں۔ یہ صرف ہماری اپنی غفلت اور کوتاہی ہے۔ بے شک اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ہمیں ابھی دوسری دنیا سے ہم آہنگی رکھنے کے لئے عیسوی سن اور اس کے مہینوں کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اسی مشکل کے لئے تو اس سن کا آغاز کیا گیا ہے۔ اگر ہم اسی مشکل کو قائم رکھنے جائیں۔ تو یقیناً اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ لہٰذا ابتداء میں اس کا ایک حل یہ ہے۔ کہ ہم ہجری شمسی مہینوں کے ساتھ ساتھ عیسوی مہینوں کا نام بھی لکھ دیا کریں۔ مثلاً آج ۴ر ظہور ہے۔ تو آج کے لئے ہم ۴ر ظہور/اگست لکھدیں۔ اسی طرح سن لکھنے کے لئے مثلاً ۱۳۳۲ ہش/۱۹۵۳ء اور ۲ ۸/۵۳ کی بجائے ۲ ۸/۳۲ یا ۵۳/۳۲ ۸/۲ لکھا جائے۔ ابتداء میں بے شک کچھ گراں گذرے گا۔ لیکن آہستہ آہستہ جب لوگوں کی طبائع مانوس ہو جائیں گی۔ تو یقیناً ہجری شمسی تقویم کا رواج زیادہ آسان اور سہل ہو جائیگا۔ یہ تقویم جماعت احمدیہ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اور موجودہ دور میں اسے نمایاں کرنے اور رواج دینے کی بہت ہی ضرورت ہے۔ پہلا فرض ہمارا اپنا ہے۔ کہ ہم اپنے روزمرہ کے استعمال میں اسی سے کام لیں۔ اور پھر دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں۔

اونٹوں کے متعلق پیشگوئی پوری ہوگئی

حاجیوں کی اکثریت نئی سواریوں پر آتی ہے

مکہ شریف کا اخبار ام القریٰ لکھتا ہے:۔

"وفی کل عام قبل ثلاثة اشهر من اليوم المشهود تتدافق الألوف المؤلفة من المسلمين من مشارق الارض ومغاربها الى مكة وقد كان اغلبهم فى القديم يأتى اليها على ظهور الجمال عبر الصحارى العربية فاصبح اكثرهم يأتى اليها الآن عن طريق البحر والجو۔"

ترجمہ:۔ ہر سال حج کے مقررہ دن سے تین ماہ قبل ہی ہزاروں ہزار مسلمان زمین کے مشرق و مغرب سے مکہ شریف میں جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پہلے زمانوں میں ان کی اکثریت اونٹوں کی پیٹھوں پر سوار ہو کر صحرائے عرب کو عبور کر کے آتی تھی۔ آج ان کی اکثریت سمندری جہازوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سمندر اور فضا کے راستے سے آتی ہے۔" (ام القریٰ ۱۳۶۵، ۲۲ر مئی ۱۹۵۳ء)

کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی جس میں حضور نے مسیح موعودؑ کے ظہور کی علامتوں میں یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اس زمانہ میں تیز رفتاری کے لئے اونٹوں کو استعمال نہ کیا جائیگا۔ یعنی نئی نئی سواریاں ایجاد ہو جائیں گی۔ (مسلم شریف) ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ پیشگوئی کامل طور پر پوری ہو چکی ہے۔

(خاکسار ابو العطاء)

بیریا کا پُر اسرار زوال

روس کے سابق وزیر داخلہ مسٹر بیریا کی برطرفی اب تک دنیا کے لئے ایک معمہ بنی ہوئی ہے۔ ذیل میں ڈیلی ہیرلڈ لنڈن کے سفارتی نامہ نگار ڈبلیو۔ این ایور کا ایک مضمون درج کیا جاتا ہے جس میں برطانوی نقطۂ نگاہ سے اس راز ہائے سربستہ پر سے پردہ ہٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱۰ر جولائی کی صبح کو بیریا کی برطرفی کی خبر دنیا کو ملی تھی۔ اور دنیا یہ خبر سنکر حیران سی رہ گئی تھی۔ اس وقت سے اب تک بیریا کے زوال کا واقعہ ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ وزراء سفراء اور سیاسی مبصرین سب اس واقعہ کی اہمیت کے متعلق قیاس آرائیاں کر رہے ہیں۔ بیریا کو کیوں برطرف کیا گیا؟ اس کی برطرفی سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ اب روس کی اندرونی یا بیرونی پالیسی میں کونسی تبدیلیاں رونما ہوں گی؟ یہ ہیں وہ سوالات جو اب تک جواب طلب ہیں لیکن ان سوالات کا یقین کے ساتھ کوئی جواب بھی نہیں دیا جا سکتا۔ اس بارہ میں صرف قیاس آرائیاں ہی کی جا سکتی ہیں۔ صرف ایک دو چیزیں واضح ہیں۔ ایک تو یہ کہ بیریا کا زوال حصول اقتدار کی زبردست جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ جو اسٹالین کے جانشینوں کے درمیان شروع ہے۔ دوسری واضح بات یہ ہے۔ کہ بیریا پر جو الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ ان پر کوئی بھی یقین نہیں کر سکتا۔ اس پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ان "سامراجی سازشوں" کا جو روسی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہے تھے "کرایہ کا ٹٹو" تھا۔ یہ الزام اشتراکیوں کا ایک پرانا الزام ہے۔ جو لڑائی کے بعد کمیونسٹ پارٹی کے اندرونی جھگڑوں میں شکست کھانے والے ہر لیڈر پر لگایا گیا ہے۔

ان دونوں باتوں کے علاوہ اور کوئی چیز بھی واضح نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ذاتی رقابتوں کے ساتھ ساتھ پالیسی کے اختلافات بھی روسی لیڈروں میں پائے جاتے ہیں اور یہ اختلافات غالباً ان تعلقات کے بارے میں ہیں۔ جو سوویٹ یونین کی مرکزی حکومت جس پر روسیوں کا غلبہ ہے۔ اور سوویٹ یونین کی دوسری چھوٹی چھوٹی قومیتوں کے درمیان قائم ہیں۔

لیکن اس چیز کے بارے میں بھی طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں۔ اور راقم الحروف کا بھی یہی خیال ہے کہ بیریا جو جارجیا کا رہنے والا ہے چھوٹی قومیتوں کے حقوق کا علمبردار ہے۔ اور مالنکوف یہ چاہتا ہے کہ تمام یونین پر مرکزی حکومت اور روسی جمہوریہ کے لوگوں کا مکمل تسلط ہو۔ لیکن بعض لوگ اس رائے سے بالکل مختلف رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔

اسی طرح بعض حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ بیریا شاید حلقہ بگوش ریاستوں میں نرم پالیسی کے حق میں تھا۔ اور اب یہ پالیسی از سر نو سخت بنا دی جائیگی لیکن اس معاملہ کے متعلق بھی بعض دوسرے حلقوں کا خیال بالکل مختلف ہے۔

روسی سیاست میں اب ہر چیز کو پُر اسرار بنایا جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسٹالن کی وفات کے بعد روسی حکومت کی خصلت میں ذرہ بھر بھی کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔ اس راز پسندی کی اپنی کوئی سیاسی اہمیت نہیں ہے۔ لیکن آزاد ملک کے ہر باشندہ کو اس قسم کی پالیسی عجیب سی بلکہ شرارت آمیز نظر آتی ہے۔ اس سے یقینی طور پر روسی حکمرانوں کی ذہنیت کا پتہ لگ جاتا ہے۔ روسی حکومت ایک "جمہوری حکومت" ہونے کا دعوےٰ کرتی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے تمام فیصلے اور پالیسیاں ایک ایسے پردے میں چھپی ہوتی ہیں۔ جس میں سے کچھ بھی نظر نہیں آ سکتا۔ میرا اشارہ اس آہنی پردہ کی جانب نہیں ہے۔ جو اس نے روس اور غیر اشتراکی دنیا کے درمیان ڈال رکھا ہے۔ میں تو اس پردہ کا ذکر کر رہا ہوں۔ جو روسی حکومت اور اس کے اپنے عوام کے درمیان پڑا ہوا ہے۔

پالیسی کے متعلق تمام بحثیں اور فیصلے

پردۂ راز میں چھپائے جاتے ہیں۔ احکام جاری کئے جاتے ہیں۔ پارٹی اور عوام کو ان فیصلوں اور احکام پر چپ چاپ پوری طرح عمل کرنا پڑتا ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ان فیصلوں اور احکام کی وجوہ کیا ہیں۔ اگر وجوہ بتائی بھی جاتی ہیں۔ تو وہ غیر واضح اور بے معنے ہوتی ہیں۔

پارٹی اور عوام کو پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ بیریا ایک عظیم اور قابل اعتماد لیڈر ہے اور وہ ان چند کامریڈوں میں سے ہے۔ جو سٹالن کے کام کو آگے پہونچانے کی قابلیت اور صلاحیت رکھتے ہیں۔ لیکن اب ان سے یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ اسے غدار سمجھیں۔ اس پر جو الزامات عائد کئے گئے ہیں وہ مبہم اور بے ہودہ ہیں۔ اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی شہادت پیش نہیں کی گئی۔ کسی کو بھی یہ پتہ نہیں۔ کہ اس کے زوال کی اصلی وجوہ کیا ہیں۔ روسی عوام تو صرف یہ جانتے ہیں۔ کہ بیریا پہلے سورما تھا اب وہ غدار اور دشمنوں کا آلۂ کار بن گیا ہے، کامریڈ مالنکوف کی رپورٹ پر اب کمیونسٹ پارٹی کی مشترکہ دانشمندی نے کئی سالوں کے بعد بیریا کی اصلیت کے بارے میں انکشاف کیا ہے۔

بیرونی دنیا کو بھی بیریا کے زوال کی حقیقی وجوہ کے بارے میں کچھ پتہ نہیں۔ روس سے باہر جانے والی خبروں کو سنسر کی چھلنی میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ جب بیریا کے متعلق خبر موصول ہوئی تھی تو اس وقت اتفاقاً لندن کے ایک مشہور ہفتہ وار اخبار کا ایڈیٹر ماسکو میں موجود تھا۔ اس کے ایک ساتھی نے اپنے اخبار میں لکھا کہ اس کی رپورٹ کا بے تابی سے انتظار کیا جائے گا۔ ایڈیٹر مذکور نے ماسکو سے اپنی رپورٹ تو بھیجی۔ لیکن اس میں صرف ماسکو کے گرجا گھروں اور عجائب گھروں کا ذکر تھا۔ جو اس نے خود دیکھے تھے بیریا کے متعلق ایک لفظ بھی اس کی رپورٹ میں نہیں تھا۔ ایسا کیوں ہوا؟ یہ صرف وہی شخص جان سکتا ہے جس نے کبھی ماسکو میں کام کیا ہو۔

یہ ٹھیک ہے کہ ماسکو میں مقیم سفیروں کی اطلاعات کو سنسر نہیں کیا جاتا۔ لیکن ماسکو کی زندگی کچھ ایسی ہے۔ کہ ہر قسم کے اہم واقعہ کے متعلق ایک قابل سے قابل سفیر بھی محض قیاس آرائی ہی کر سکتا ہے۔ اسے سرکاری اعلانات کے سوا کسی قسم کی کوئی اور اطلاع نہیں مل سکتی۔ کریملن کے اردگرد جو پردہ ہے۔ اس میں سے کوئی بھی کچھ نہیں دیکھ سکتا

انتباہ

بیریا کا زوال ایک انتباہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ اسٹالن کی وفات کے بعد روسی حکومت کا لازمی خاصہ وہی ہے، جو پہلے تھا۔ اگر صرف سفارتی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے۔ تو روسی حکومت کی یہ راز پسندی ان حکومتوں کے لئے مشکلات پیدا کر دیتی ہے۔ جن کے اس کے ساتھ تعلقات قائم ہیں۔ روس یا کسی بھی اشتراکی ریاست کے ساتھ سفارتی تعلقات کی نوعیت ان تعلقات سے بالکل مختلف ہے۔ جو موجودہ زمانہ میں دنیا کی مہذب ریاستوں کے درمیان قائم ہیں۔ اشتراکی ریاستوں کے ساتھ سفارتی تعلقات کی حالت اس شخص کی طرح ہے۔ جو ایک تاریک کمرہ میں سیاہ رنگ کی بلی کی تلاش کر رہا ہو۔ بیریا کے زوال کی وجوہ کو جس پردۂ راز میں چھپایا گیا ہے۔ اس سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

شادی کی تقریب

کراچی ۳ ظہور (اگست) کل دس بجے صبح مکرم سید محمد اکرم شاہ صاحب (ریونیو ڈیپارٹمنٹل پبلک سروس کراچی) کی شادی کی تقریب عمل میں آئی آپ کا نکاح مکرم صوفی عبد الحکیم صاحب بجرباناتی کراچی کی صاحبزادی سے ہوا ہے۔ برات اور دوسرے مہمانوں میں میجر شمیم احمد صاحب شیخ خلیل الرحمن صاحب۔ بابو اللہ داد صاحب اور بعض دوسرے دوست شامل تھے۔ احباب اس رشتہ کے مبارک اور بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

سیرۃ النبی کے جلسوں کی رپورٹیں

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ ہائے سیرۃ النبی کی رپورٹیں براہ راست نظارت ہذا میں موصول ہوئی ہیں۔ نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ

(۱) خانیوال ضلع ملتان (۲) چک ۱۱۶ جنوبی ضلع سرگودھا (۳) ڈیرہ غازیخاں (۴) ملتان (۵) ربوہ (۶) لائل پور (۷) مونگ ضلع گجرات (۸) بگہ (۹) لاہور (۱۰) اوکاڑہ (۱۱) نوابشاہ (سندھ) (۱۲) پارہ چنار (۱۳) گلی پور گھلوال (۱۴) سکھر (۱۵) کنری (۱۶) چک $\frac{۲۷}{A}$ تھرپارکر سندھ (۱۷) ٹنڈو الہ یار (۱۸) مسن باڈہ

جلسہ سالانہ کی تقاریر کے متعلق ضروری اعلان

امید ہے کہ انشاء اللہ اس سال بھی حسب دستور جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ گزشتہ سال جماعت کے فاضل مقررین نے مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر فرمائیں تھیں:۔

(۱) ذکر حبیب
(۲) سپین میں تبلیغ اسلام کے حالات
(۳) اسلام میں خلافت کی اہمیت
(۴) عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ
(۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۶) جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات
(۷) انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کے حالات
(۸) سود اور انشورنس
(۹) اسلامی معاشرہ
(۱۰) احمدیت کے خلاف اعتراضات کے جوابات
(۱۱) دورِ حاضرہ میں جماعت احمدیہ کی بعض ذمہ داریاں
(۱۲) جہاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۱۳) مقام محمدیت جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے

اس جلسہ کے لئے اگر کوئی دوست موضوع تقاریر کے متعلق مشورہ دینا چاہیں تو آخر ستمبر ۱۹۵۳ء تک اپنی تجاویز نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

اس سلسلہ میں یہ امر ملحوظ رکھا جائے۔ کہ مضامین حتی الوسع مندرجہ ذیل عنوانات کے ماتحت تجویز کئے جائیں۔

(۱) ہستی باری تعالیٰ
(۲) فلسفہ احکام شریعت
(۳) دیگر مذاہب پر علمی تبصرہ
(۴) اجرائے نبوت
(۵) وفات مسیح ناصری علیہ السلام
(۶) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۷) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں
(۸) مسئلہ خلافت
(۹) علم کلام
(۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
(۱۱) عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جواب
(۱۲) جدید تحریکات
(۱۳) تبلیغ اسلام و احمدیت
(۱۴) جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت

ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ

معمولی و غیر معمولی ضرورت کیلئے روپیہ محفوظ کرنیکا طریق

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے اس روپیہ کے لئے جسے وہ اپنی آئندہ ضروریات کے لئے پس انداز کرنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔

(۱) دفتر محاسب میں ایک صیغہ امانت قائم ہے اس صیغہ میں جب کوئی چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے اور جب چاہے نکلوا سکتا ہے۔ اور اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو تو اس کے طلب کرنے پر صیغہ اپنے خرچ پر بذریعہ بیمہ یا منی آرڈر امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دے گا۔

(۲) مذکورہ صیغہ میں ایک مد غیر تابع مرضی قائم ہے۔ اس مد میں روپیہ رکھوانے والے فرد کو روپیہ برآمد کروانے کے لئے۔ ایک ماہ کا نوٹس دینا ضروری ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہے کہ وہ اپنی معمولی ضرورت پر آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ نکلوا سکیں بلکہ خاص ضرورت پر ہی خرچ کرنے کے لئے برآمد کرائیں۔ نیز اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ بھی نہیں لگتی۔ کیونکہ ضرورت کے وقت صدر انجمن بھی اس روپیہ کو استعمال کر سکتی ہے۔ اس رقم کے امانت دار کو بھجوانے کا خرچ بھی صدر انجمن ادا کرتی ہے۔ ناظر بیت المال

درخواست دعاء

خاکسار کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ اور بہت لاغر ہو گئی ہیں۔ روز بروز کمزوری بڑھ رہی ہے۔ احباب کرام خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر اپنی دعاؤں سے نوازیں عبد الرحمٰن انور پرائیویٹ سیکرٹری

مقبوضہ کشمیر میں مسلم کانفرنس کو دوبارہ قائم کر دیا گیا!

سری نگر ۳ر اگست۔ بھارتی مقبوضہ کشمیر میں مسلم کانفرنس کو دوبارہ زندہ کر دیا گیا ہے۔ اس کانفرنس کے قیام کا اعلان سرکاری طور پر کیا گیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کی مسلم کانفرنس کے قائم مقام صدر مولوی محمد امین مقرر کئے گئے ہیں۔ مولوی محمد امین حکومت آزاد کشمیر کے سابق صدر میر واعظ محمد یوسف کے چھوٹے بھائی ہیں۔ مولوی محمد امین نے مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ پر امن رہیں تاکہ پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کشمیر کا تنازعہ طے کر سکیں۔ انہوں نے مسلمانوں سے یہ بھی کہا ہے۔ کہ وہ مقبوضہ کشمیر کی اقلیتوں کو یقین دلائیں۔ کہ اکثریت کے ہاتھ میں ان کی جان و مال عزت اور حقوق محفوظ رہیں گے۔ مولوی محمد امین نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ریاست سے تمام غیر ملکی فوجوں کو نکال دیا جائے۔ اور لوگوں کو استصواب رائے عامہ کے ذریعہ الحاق کے متعلق آزادانہ طور پر اپنے فیصلے کرنے کا حق دیا جائے۔

پاکستان میں بلجیم کے نئے سفیر کے تقرر کی منظوری

کراچی ۳ر اگست۔ حکومت پاکستان نے پاکستان میں بلجیم کے نئے سفیر مسٹر پال ویندر سیپی چیلن کا تقرر منظور کر لیا ہے۔

بھارت پارلیمنٹ کے چاروں طرف دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ!

نئی دہلی ۳ر اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے نئی اور پرانی دہلی کے بہت سے علاقوں میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلسے جلوس اور مظاہروں پر پابندی لگا دی ہے۔ جن مقامات پر ان پابندیوں کا نفاذ ہوگا۔ ان میں پارلیمنٹ ہاؤس کا احاطہ بھی شامل ہے۔ جہاں ۲ر ستمبر تک یہ پابندیاں نافذ رہیں گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ آج سے بھارت پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔

روسی جہاز کے متعلق امریکہ کا بیان غلط ہے

ماسکو ۳ر اگست۔ ماسکو کے اخبارات نے تاس کے حوالے سے ایک خبر شائع کی ہے۔ جس میں امریکہ کے اس بیان کو غلط بتایا گیا ہے۔ کہ روس کے لڑاکا طیاروں نے امریکہ کے جہاز کو کوریا کے جنگی علاقوں میں مار گرایا تھا۔ تاس کی خبر میں کہا گیا ہے کہ امریکی طیاروں نے چین کی سرحد میں داخل ہو کر روسی جہاز پر حملہ کیا۔ بیان میں امریکہ کے اس دعوے کی تردید کی گئی ہے۔ کہ امریکی جہاز کو کوریا کے علاقہ میں گرایا گیا تھا۔ اخبارات میں ایک نقشہ شائع کیا گیا ہے جس میں امریکی جہاز کو چین کی سرحد میں اڑتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

قوم پرست چین کے خلاف برما کی نئی شکایت
جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش ہوگی

رنگون ۳ر اگست۔ نیویارک میں ۱۷ر اگست کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے اس میں شرکت کرنے والا برمی وفد قوم پرست چین کی حکومت اور قوم پرست فوج کے مقامی کمانڈروں کے خلاف ایک عرضداشت پیش کرے گا۔ جس میں شکایت کی گئی ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی منظور شدہ قرارداد کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے اور قوم پرست چین کی حکومت بنکاک میں چار طاقتوں کی کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں تاخیر کی پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس درخواست میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے۔ کہ قوم پرست چین کی حکومت برما کی سرحدوں سے قوم پرست گوریلا فوجیوں کو نکالنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

خان عبدالقیوم اور خواجہ حبیب اللہ کو دستور ساز اسمبلی کی رکنیت کیلئے لیگ ٹکٹ دینے کا فیصلہ

کراچی ۳ر اگست۔ مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ نے جس کا اجلاس قائم مقام صدر پاکستان مسلم لیگ مسٹر یوسف ہارون کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ دستور ساز اسمبلی کی دو خالی نشستوں کے لئے وزیر صنعت خان عبدالقیوم خان اور نواب زادہ خواجہ حبیب اللہ خان کو لیگ ٹکٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ نشستیں گورنر جنرل مسٹر غلام محمد اور گورنر صوبہ سرحد خواجہ شہاب الدین کے مستعفی ہونے کی وجہ سے خالی ہوئی ہیں۔ اور مشرقی بنگال لیگ عاملہ نے انہیں پر کرنے کے لئے خان عبدالقیوم خان اور خواجہ حبیب اللہ کے ناموں کی سفارش کی تھی۔

مارچ میں پاکستان کی بین الاقوامی ہوائی سروس شروع ہو جائے گی

کراچی ۳ر اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان جو بین الاقوامی کمپنی "پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز" قائم کر رہی ہے۔ وہ مارچ ۱۹۵۵ء سے کام شروع کر دے گی۔ کمپنی کے لئے تین کانسٹیلیشن طیارے جنوری ۱۹۵۵ء تک کراچی پہنچ جائیں گے۔ کمپنی مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان سروس چلائے گی۔ کراچی سے لندن کے لئے بھی سروس چلے گی۔ جو مشرق وسطی کے شہروں سے گزرے گی۔ پاکستان کی واحد فضائی کمپنی اورینٹ ایرویز کو اس کمپنی میں مدغم کر لیا جائے گا۔ اور اورینٹ ایرویز کے ڈائرکٹروں اور پاکستان کے محکمہ شہری ہوابازی کے افسروں کے درمیان اس سلسلہ میں بات چیت ہو رہی ہے۔ اور اورینٹ ایرویز کے ملازمین کو کمپنی میں لینے کا سوال بھی زیر غور ہے۔ محکمہ شہری ہوابازی کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر [illegible] جو نئی کمپنی کے منیجنگ ڈائرکٹر ہوں گے ایئر انڈیا کے مسٹر اے آر جمال کمپنی کے منیجر مقرر کئے گئے ہیں۔ اس کمپنی کے قیام کی وجہ سے پاکستان بین الاقوامی فضا کے نقشہ پر آ جائے گا پاکستان نے دوسرے ممالک سے جو فضائی معاہدے کئے تھے۔ ان سے اب تک پوری طرح فائدہ نہیں اٹھایا جا سکا ہے کیونکہ پاکستان بین الاقوامی ہوائی راستوں پر کوئی سروس نہیں چلاتا تھا۔

کلکتہ میں صحافیوں پر پولیس حملہ کی تحقیقات کے لئے ایک سابق جج کو مقرر کیا گیا

کلکتہ ۳ر اگست۔ یہاں ۲۳ر جولائی کو پولیس نے صحافیوں پر جو حملہ کیا تھا۔ اس کی تحقیقات کے لئے حکومت مغربی بنگال نے کلکتہ ہائی کورٹ کے ایک سابق جج مسٹر پی کے گھوش کو مقرر کیا ہے۔ آپ دو ماہ کے اندر اندر حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کر دیں گے یاد ہوگا۔ کہ ۲۳ر جولائی کو ٹرام کے کرایہ کے سلسلہ میں جب ایک احتجاجی جلسہ ہونے والا تھا۔ تو اخباری نمائندے بھی وہاں موجود تھے۔ اور ہجوم کے ساتھ پولیس نے اخبار نویسوں کو بھی خوب زدوکوب کیا۔ اور ان میں سے کئی کو گرفتار کر لیا۔ انہیں بعد میں رہا کر دیا گیا تھا۔

شمالی کوریا کے وزیر خارجہ
جنرل نام ال

ٹوکیو ۳ر اگست۔ عارضی صلح کی بات چیت میں شمالی کوریا کے مندوب اعلیٰ جنرل نام ال کو شمالی کوریا کا وزیر خارجہ مقرر کر دیا گیا۔ یہ اعلان شمالی کوریا کے پیونگ یانگ ریڈیو سے نشر کیا گیا۔

جنرل نجیب کا پاکستانیوں کے نام پیغام

قاہرہ ۳ر اگست۔ مصر کے صدر اور وزیر اعظم جنرل نجیب نے ریڈیو پاکستان کے نمائندے کے ذریعہ پیغام بھیجا ہے۔ جنرل نجیب سے ریڈیو پاکستان کے نمائندہ مسٹر انصار ناصری نے ملاقات کی۔ جنرل نجیب نے ملاقات کے دوران اس بات پر بہت خوشی ظاہر کی۔ کہ پاکستان اور مصر کے تعلقات بہت دوستانہ ہیں۔ اور پاکستان ہر معاملے میں مصر کی پوری حمایت کر رہا ہے۔ جنرل نجیب نے کہا۔ آزادی ہر قوم کا حق ہے۔ یہ قوم چھوٹی ہو یا بڑی۔ دنیا میں پائیدار امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ کسی ملک کی آزادی پر حرف نہ آنے دیا جائے۔ جنرل نجیب نے پاکستان کے حق میں دعائے خیر بھی کی۔

چوری کی روک تھام کیلئے کرفیو کا نفاذ

جیسور مشرقی بنگال ۳ر اگست۔ یہاں چوری کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کو روکنے کیلئے مقامی حکام نے بارہ بجے رات سے کرفیو نافذ کرنا شروع کر دیا ہے۔ گزشتہ کچھ دنوں سے یہاں چوریوں کی وارداتوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔

ایرانی فوجوں نے سید آیت اللہ کاشانی کے گھر کا محاصرہ کرلیا

تہران ۳ر اگست۔ ایرانی فوجوں نے کل رات ایران کے مشہور مذہبی اور سیاسی لیڈر سید آیت اللہ کاشانی کے گھر کا محاصرہ کرلیا۔ سید کاشانی کا بیان ہے۔ کہ فوجوں نے بغیر خاص اجازت نامہ حاصل کئے ان کے رشتہ داروں کو بھی ان کے گھر میں آنے کی اجازت نہیں دی۔ سید آیت اللہ کاشانی نے عوام سے مجلس کو توڑنے کے لئے استصواب رائے کا بائیکاٹ کرنے کی دوبارہ اپیل کی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ سنگینوں اور ٹینکوں کے زیر سایہ استصواب میں ڈاکٹر مصدق کی کامیابی بالکل ناجائز ہوگی۔ اور اس بنا پر آئندہ جو بین الاقوامی معاہدے کئے جائیں گے۔ وہ بھی ناجائز ہوں گے۔ اسی اثنا میں ڈاکٹر مصدق کے حامی ڈاکٹر کاشانی کے مکان کے گرد جمع ہوگئے۔ ان لوگوں اور سید آیات اللہ کاشانی کے حامیوں کے درمیان جوان کے مکان کی چھت پر جمع تھے۔ دو گھنٹہ تک جم کر لڑائی ہوئی جس میں بہت سے آدمی زخمی اور ایک آدمی ہلاک ہوا۔ اس سے پہلے سید کاشانی نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ کوئی محب وطن مسلمان پیر کو ہونے والے استصواب رائے میں حصہ نہ لے۔ اس کے بعد کاشانی نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق کی حکومت غیر قانونی ہے۔ اور موجودہ حکومت نے بیرونی طاقتوں سے جو معاہدے اور وعدے کر رکھے ہیں وہ ایرانی عوام کی نظروں میں ناجائز ہیں۔ اور ان کا قانونی طور پر کوئی وجود نہیں۔ سید کاشانی نے ڈاکٹر مصدق کی حکومت پر الزام لگایا۔ کہ وہ ان کو قتل کرانے کی کوشش کررہی ہے انہوں نے ڈاکٹر مصدق پر یہ الزام لگایا۔ کہ وہ آزادی رائے کو ختم کررہے۔ اور ملک میں ڈکٹیٹرشپ قائم کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر مصدق ایرانی مجلس کو توڑ دینے کے لئے جو استصواب کرا رہے ہیں۔ وہ جبر اور زور کے بل پر کیا جارہا ہے۔ انہوں نے عوام کو مشورہ دیا۔ کہ وہ اس میں حصہ نہ لیں۔ کاشانی نے اعلان کیا۔ کہ مخالف پارٹی ایران کو ڈاکٹر مصدق کے ظلم وستم سے نجات دلانے کے لئے برابر کوشش کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا۔ ڈاکٹر مصدق نے کسی قسم کی اقتصادی اصلاحات نہیں کیں۔ بلکہ اس کے برعکس اقتصادی بدحالی عام بے روزگاری کو رواج دیا ہے۔ اور سکہ کی قیمت کو کم کردیا ہے۔ کاشانی نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ برطانیہ کے خلاف برابر جدوجہد کرتے رہیں گے کیونکہ اس کے بغیر تمام اصلاحات اور ترقی ناممکن ہے۔

ایک برطانوی جہاز نے ایرانی تیل خریدا

تہران ۳ر اگست ایک برطانوی مال بردار جہاز نے جمعرات کے روز آبادان کی بندرگاہ پر سے تیل لیا۔ جب سے برطانیہ سے تیل کا جھگڑا شروع ہوا ہے۔ پہلی بار کسی برطانوی جہاز نے آبادان سے ایرانی تیل لیا ہے۔ اس مال بردار جہاز کا نام ڈلمارک ہال ہے۔ دو ماہ پیشتر ایرانی کابینہ نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ وہ تمام غیر ملکی جہاز جو ایرانی بندرگاہوں پر آئیں۔ اپنی ایرانی تیل ضرور لینا ہوگا۔ ایران سے جو خبریں ملی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دوسری قوموں کے جہازوں نے کابینہ کے اس فیصلہ کو مان لیا تھا۔ برطانوی جہاز ڈلمارک ہال کے آنے اور تیل لینے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برطانوی کمپنیوں نے بھی اس فیصلہ کو قبول کرلیا ہے۔

کرشنا مینن کی بھارت کو روانگی

لندن ۳ر اگست۔ اقوام متحدہ میں بھارت کے مندوب اعلیٰ مسٹر کرشنا مینن بذریعہ ہوائی جہاز بھارت روانہ ہوگئے۔ جہاں وہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے مشورہ کریں گے۔

روس میں ژوکوف کو وزیر دفاع بنایا جائیگا

لندن ۳ر اگست مغربی ملکوں کے سیاستدانوں کا خیال ہے۔ کہ روس کی سپریم سوویٹ کا جو اجلاس آئندہ ہفتے ماسکو میں منعقد ہورہا ہے۔ اس کے دوران میں یہ قطعی طور پر معلوم ہوسکے گا۔ کہ روس کا پراسرار شخص اور روسی فوج کا مارشل جارجی ژوکوف روس میں کس حیثیت کا مالک ہے۔ روس کی سیاست میں فوج کی مداخلت سے جو صورت حالی پیدا ہوئی ہے۔ اس کے پیش نظر مغربی سیاستدان مارشل جارجی ژوکوف کے متعلق عجیب وغریب قیاس آرائیاں کر رہے ہیں۔ مارشل ژوکوف برلن کے فاتح ہیں۔ اور روس کے عوام میں بہت مقبول ہیں۔ بعض مبصروں اور سفارتی نمائندوں کا خیال ہے۔ کہ سپریم سوویٹ کے اجلاس کے موقع پر یا اس سے کچھ بعد مارشل ژوکوف

امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس کوریا روانہ ہوگئے

واشنگٹن ۳ر اگست۔ امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس کل بذریعہ ہوائی جہاز جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری سے ملنے کے لئے جنوبی کوریا روانہ ہوگئے ——— اپنی روانگی سے قبل مسٹر ڈلس نے ایک بیان دیا جس میں انہوں نے کہا۔ کہ کوریا میں جنگ ختم ہوگئی ہے۔ اب ہمارے ذمہ ایک دوسرا کام سپرد ہوا ہے۔ اور وہ انصاف کے ساتھ امن قائم کرنے کا ہے اس میں بھی کافی دشواریاں ہیں تاہم یہ مسائل ایسے ہیں جن کو پُرامن طریقوں سے طے کرنا چاہیئے نہ کہ گولیوں کے ذریعہ میں نے جنوبی کوریا کے صدر ڈاکٹر سنگمن ری سے وعدہ کرلیا تھا کہ اگر صلح میں انہوں نے ہم سے تعاون کیا۔ تو ہم سیاسی کانفرنس میں ان کا پوری طرح ساتھ دیں گے۔ ہم ابھی وعدہ پر قائم ہیں میری اور ڈاکٹر ری کی ملاقات کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نے ان ملکوں کے نظریات کو نظر انداز کردیا جنہوں نے ہمارے ساتھ کوریا کی جنگ میں حصہ لیا ہمارا اور ہمارے اتحادی ساتھیوں کا یہ نظریہ ہے کہ کوریا کو متحد کیا جائے تاہم یہ بھی ظاہر ہے کہ جنوبی کوریا سے ابتدائی اصلاح ومشورہ کرنا ضروری ہے کیونکہ یہی ملک ہے جو کمیونسٹ جارحیت کا نشانہ بنا ہے لیکن امریکہ نے ابھی تک سیاسی کانفرنس کے متعلق اپنا قطعی رویہ متعین نہیں کیا ہے۔ ہم اپنے اتحادی ساتھیوں کے ساتھ صلاح ومشورہ کے بعد ہی کوئی رویہ متعین کرسکیں گے

باقر کاظمی پیرس روانہ ہوگئے

تہران ۳ر اگست۔ ایران کے سابق نائب وزیر اعظم اور وزیر خزانہ باقر کاظمی کل پیرس روانہ ہوگئے وہاں جاکر اپنے نئے عہدہ کا چارج سنبھالیں گے باقر کاظمی فرانس میں ایران کے سفیر مقرر کئے گئے ہیں

ایرانی مجلس کے سپیکر کا استعفیٰ

تہران ۳ر اگست: ایرانی مجلس کے سپیکر مسٹر عبد اللہ معظمی نے مرکزی طور پر مجلس کی سپیکرشپ سے استعفیٰ دے دیا۔

جنرل اسمبلی کے اجلاس میں کمیونسٹ چین اور شمالی کوریا کو شرکت کی دعوت دیے جانے کا مسئلہ

اقوام متحدہ ۳ر اگست۔ اقوام متحدہ کے مندوبین کے سامنے اس وقت سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ آیا کمیونسٹ چین اور شمالی کوریا کے نمائندوں کو جنرل اسمبلی کے خاص اجلاس میں جو ۱۷ اگست کو شروع ہورہا ہے شرکت کی دعوت دی جائے یا نہ۔ ابھی یہ فیصلہ کرنا بھی باقی ہے کہ کوریا کے بارہ میں سیاسی کانفرنس میں کس کس ملک کو نمائندگی دی جائے۔ اور کانفرنس کا ایجنڈا کیا ہو باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ مندوبین کی اکثریت اس بات کے حق میں ہے کہ کمیونسٹ چین اور شمالی کوریا کے نمائندوں کو آئندہ اجلاس میں شرکت کی دعوت دی جائے تاکہ سیاسی کانفرنس کی تاریخ اور جگہ کے متعلق ان کے نظریات معلوم کئے جاسکیں۔

صوبہ پرستی پھیلانا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا

صوبہ پرستی مسلمانوں کو زیب نہیں دیتی

کراچی ۳ر اگست۔ صوبہ سرحد کے سوشیل ورکر مسٹر ملک اعجون گیلانی نے کل رات اعلان کیا ہے۔ کہ ہمارا فرض یہ ہے۔ کہ ہم سرحد کی فلاح وبہبود کیلئے کام کریں اور رنگ ونسل کے سوال کو بیچ میں نہ لائیں۔ انہوں نے صوبہ پرستی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ

ژوکوف کو روس کا وزیر دفاع بنا دیا جائے گا۔ اس وقت ایک سیاستدان نکولائی بلگانن روس کے وزیر دفاع ہیں۔ توقع ہے۔ کہ بلگانن کی قسمت کا فیصلہ سپریم سوویٹ کے اسی اجلاس میں ہوجائے گا۔ مختلف مغربی سیاسی مبصروں نے اس قسم کے جو اندازے لگائے ہیں۔ ان کی بنیاد روس کے وزیر داخلہ اور نائب وزیر اعظم لیورنٹی بیریا کی برطرفی اور گرفتاری سے پیدا ہونے والے حالات پر ہے۔ ان مبصروں کا خیال ہے۔ کہ روس کے وزیر اعظم جارجی مالنکوف فوج کی امداد اور اعانت کے بغیر بیریا کو برطرف نہیں کرسکتے تھے۔ اس کے علاوہ روس کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مارشل ژوکوف اور دوسرے فوجی افسروں نے ایک عام اعلان جاری کیا۔ جس میں بیریا کی گرفتاری کی مکمل ہدایت کی گئی تھی۔